Course Title: Iqbal Studies

BS Persian Semester VI

Session 2017-2021

Course Code: Maj/Per 307

Credit Hrs: 03

مرحلہ سوم : نیابت الٰہی

گر شتر بانی جہانبانی کنی　　زیب سر تاج سلیمانی کنی
تاجہاں باشد جہاں آراشوی　　تاجدار ملک لایبلیٰ شوی
نائب حق در جہاں بودن خوش است　　بر عناصر حکمراں بودن خوش است
نائب حق ہمچو جان عالم است　　ہستی او ظل اسم اعظم است
از رموز جزو و کل آگہ بود　　در جہاں قائم بامر اللہ بود

شتر بانی: اونٹ ہانکنے کا کام۔ جہانبانی: دنیا کو ہانکنے کا کام۔ زیب سر: سر کی زینت۔ تاج سلیمانی: سلیمانؑ کا تاج (سلیمان= حضرت سلیمان علیہ السلام، جن کے چرند پرند، درند اور دوسرے عناصر مسخر تھے)۔ تاجہاں باشد: جب تک دنیا ہے۔ جہاں آراشوی: تو دنیا کو آراستہ کرنے والا ہوگا، تو دنیا پر غالب ہوگا، حکمرانی کرے گا۔ تاجدار: تاج رکھنے والا، حکمران، بادشاہ۔ ملک لا یبلیٰ: ایسا ملک جسے کبھی زوال نہ ہو، اشارہ ہے سورہ طٰہٰ کی ایک آیت کی طرف، ایسی بادشاہی جسے کبھی زوال نہ ہو۔ نائب حق: خدا کا خلیفہ۔ بودن: ہونا۔ خوش است: اچھا ہے۔ عناصر: عنصر کی جمع، مراد وہ اشیا جن کے مرکب سے مادی اجسام وجود میں آتے ہیں، آگ، پانی، مٹی اور ہوا۔ ہستی: وجود۔ ہمچو: مانند، مثل، طرح۔ ظل: سایہ، پرتو۔ اسم اعظم: سب سے بڑا نام، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام، جس کی تاثیر سے ہر دعا قبول ہوتی ہے، یہ نام کون سا ہے اس کی خبر اللہ کے صرف خاص بندوں ہی کو ہے۔ جزو و کل: حصہ اور تمام، یہاں مراد ساری کائنات۔ آگہ: آگاہ کا مخفف، واقف، باخبر۔ قائم بامر اللہ: اللہ کی طرف سے مامور اللہ کے حکم سے قائم (امر = حکم)۔

ترجمہ وتشریح......: اگر تو شتر بان بن جائے (نفس کے اونٹ کو قابو میں لے آئے) تو دنیا پر حکم چلائے گا اور سلیمانؑ کا تاج تیرے سر کی زینت بنے گا۔

☆......جب تک یہ دنیا قائم ہے تو اس کو سجانے والا رہے گا اور اس ملک کا تاجدار بن جائے گا جس پر کبھی زوال نہ آئے گا۔

☆......دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب بننا اچھی بات ہے۔ عناصر پر حکمرانی کرنا کتنا اچھا ہے۔

☆......خدا کا نائب، دنیا کی روح کی مانند ہے، اس کا وجود اسم اعظم کا سایہ ہوتا ہے۔

☆......وہ اس کائنات کی ہر ہر شے کے تمام بھید جانتا ہے اور دنیا میں اللہ کی طرف سے مامور ہوتا ہے (اللہ کے حکم جاری کرنا اس کا اصل کام ہے)۔

خیمہ چوں در وسعت عالم زند　　ایں بساط کہنہ را برہم زند
فطرتش معمور و می خواہد نمود　　عالمے دیگر بیارد در وجود

صد جہاں مثل جہان جزو و کل — روید از کشت خیال او چو گل
پختہ سازد فطرت ہر خام را — از حرم بیروں کند اصنام را
نغمہ زا تار دل از مضراب او — بہر حق بیداری او خواب او
شیب را آموزد آہنگ شباب — می دہد ہر چیز را رنگ شباب
نوع انساں را بشیر و ہم نذیر — ہم سپاہی ہم سپہگر ہم امیر

معانی...... :وسعت: پھیلاؤ، وسیع ہونا۔ خیمہ...... زند: خیمہ لگائے، خیمہ لگاتا ہے۔ بساط کہنہ: پرانی چٹائی، مراد یہ دنیا (جو ہزاروں صدیوں سے چلی آرہی ہے)۔ برہم زند: درہم برہم کردے، الٹ پلٹ کردے/کردیتا ہے۔ فطرش معمور: اس کی سرشت بھری ہوئی ہے۔ می خواہد نمود: وہ دکھانا چاہتی ہے۔ عالمے دیگر: کوئی اور دنیا، ایک نئی دنیا۔ بیارد در وجود: وجود میں لائے، پیدا کرے۔ صد جہان: سینکڑوں دنیائیں۔ جہان جزو وکل: حصے اور کل کی دنیا، یہ کائنات۔ روید: اگے، یعنی اگتے ہیں۔ کشت: کھیتی۔ پختہ سازد: پکا بنائے/ بناتا ہے، مراد کمال تک پہنچاتا ہے۔ فطرت ہر خام را: ہر کچے یعنی ناقص کی سیرت کو۔ حرم: چار دیواری، مراد حرم کعبہ، جہاں اسلام سے پہلے کئی بت رکھے ہوئے تھے۔ اصنام: صنم بمعنی بت کی جمع، بہت سے بت۔ نغمہ زا: نغمہ پیدا کرنے والا۔ تار دل: دل کا ساز۔ مضراب: آلہ ضرب، زخمہ، ستار بجانے کا چھلا جو سازندہ اپنی انگلی میں چڑھا لیتا ہے۔ بہر حق: خدا کے لئے۔ شیب: بڑھاپا۔ آموزد: وہ سکھائے، وہ سکھاتا ہے۔ آہنگ شباب: جوانی کی لے، جوانی کا ولولہ۔ نوع انساں را: بنی نوع انسان کے لئے۔ بشیر: بشارت دینے والا، خوش خبری سنانے والا۔ نذیر: ڈرانے والا۔ سپہ گر: سپاہ سالار۔

ترجمہ وتشریح......: جب وہ کائنات (دنیا) کی وسعتوں میں خیمہ لگا لیتا ہے تو اس پرانی بساط کو الٹ کے رکھ دیتا ہے (درہم برہم کردیتا ہے)۔

☆......اس کی فطرت برکتوں اور اچھائیوں بھری ہوتی ہے اور اس کا اظہار وہ ایک نئی دنیا کے وجود میں لانے سے کرنا چاہتی ہے۔
☆......اس کائنات جیسے سینکڑوں عالم اس کے خیالات اور افکار کی کھیتی سے پھول کی طرح اگتے رہتے ہیں۔
☆......وہ خام فطرت کو پختہ اور پائیدار بنا دیتا ہے، وہ حرم سے بتوں کو باہر نکال دیتا ہے۔
☆......اس کے مضراب سے دل کے ساز میں سے نغمے پھوٹنے لگتے ہیں۔ اس کا جاگنا اور اس کا سونا سب اللہ کے لئے ہوتا ہے۔
☆......وہ بڑھاپے کو جوانی کی لے (جوانی کا سا عزم و ولولہ) سکھا دیتا ہے۔ وہ ہر چیز کو شباب (جوانی) کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔
☆......وہ بنی نوع انسان کے لئے خوش خبری دینے والا بھی ہے اور اسے برائی سے ڈرانے والا بھی وہ سپاہی بھی ہوتا ہے وہ فوج کا سپہ سالار بھی ہے اور سردار بھی۔

آخری شعر میں اس کی جباری وقہاری کا ذکر ہے۔ علامہ اقبال اردو میں ایک جگہ کہتے ہیں:

جباری و قہاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

یعنی کفر و شرک میں ڈوبے ہوؤں اور معاشرے کے ناسوروں کیلئے وہ نذیر ہے جب کہ توحید پرستوں اور انسان دوستوں کیلئے بشیر ہے:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

(یہ ایک قرآنی آیت کا منظوم ترجمہ ہے)

اسکے سپاہی، سپہ گر اور امیر ہونے کا مطلب ہے کہ وہ زندگی کے ہر ہر شعبے میں ملت کی رہنمائی کرتا اور اسے آگے لے کر بڑھتا ہے۔

مدعائے علم الاسما ستے　　سر سبحان الذی اسرا ستے

از عصا دست سفیدش محکم است　　قدرت کامل بعلمش توام است

چوں عناں گیر و بدست آں شہسوار　　تیز تر گرد دسمندر و زگار

خشک ساز وہیبت او نیل را　　می برد از مصر اسرائیل را

از قم او خیزد اندر گورتن　　مردہ جانہا چوں صنوبر در چمن

ذات او توجیہ ذات عالم است　　از جلال او نجات عالم است

لغت: مدعا: مقصود، مراد۔ علم الاسما ستے: علم الاسماء ہے (علم الاسما قرآنی تلمیح ہے، سورہ بقرہ، آیت ۳۱ اور آدم کو تمام اشیا کے نام سکھا دیئے)۔ سر: بھید، راز۔ سبحان الذی اسرا: پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات لے گئی، قرآنی تلمیح، سورۃ الاسراء، آیت ۱، وہ ذات قابل تسبیح ہے جو اپنے بندے یعنی حضور اکرم کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی (جسے واقعہ معراج کہا جاتا ہے)۔ دست سفیدش: اس کا سفید ہاتھ، اس کا روشن ہاتھ، قرآنی تلمیح، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک معجزے کی طرف اشارہ ہے، ید بیضا، جب حضرت موسیٰ اپنا ہاتھ بغل میں دبا کر باہر نکالتے تو وہ روشن ہوتا اور اس کی روشنی دور دور تک جاتی۔ عصا: ڈنڈا، لاٹھی، یہ بھی حضرت موسیٰ کے ایک معجزے کی طرف اشارہ ہے، جب وہ اپنا عصا زمین پر پھینکتے تو وہ اژدہا بن کر جادوگروں کے سانپوں کو نگل جاتا۔ قدرت کامل: مکمل اختیار۔ بعلمش توام است: اس کے علم کے ساتھ جڑواں ہے، ملی ہوئی ہے۔ چون عناں گیر د بدست: جب وہ ہاتھ میں لگام تھامتا ہے۔ تیز تر گردد: اور تیز رفتار ہو جاتا ہے۔ سمند روزگار: زمانے کا گھوڑا (بادامی رنگ کا گھوڑا)۔ خشک سازد: خشک کر دیتی ہے۔ نیل را: نیل کو، مراد دریائے نیل کو حضرت موسیٰ کے حوالے سے قرآنی تلمیح، حضرت موسیٰ جب اپنے پیروکاروں کو فرعون سے بچانے کے لئے ہجرت پر مجبور ہوئے تو راستے میں دریائے نیل تھا، اللہ کے حکم سے انہوں نے پانی پر عصا مارا تو نیل درمیان میں سے خشک ہو گیا اور وہ پار اتر گئے لیکن جب فرعون اور اس کے سپاہی جوان کے تعاقب میں تھے اس میں داخل ہوئے تو پانی پھر اپنی جگہ آ گیا اور وہ سب غرق ہو گئے۔ نیل مصر کا ایک مشہور دریا ہے۔ می برد: لے جاتا ہے۔ اسرائیل: حضرت موسیٰ کی قوم کا نام، یہ قوم مصر میں فرعون کی معتوب تھی۔ از قم او: اس کی قم سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی طرف اشارہ ہے۔ قرآنی تلمیح کے مطابق وہ مردے کو کہتے قم باذن اللہ: خدا کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو اور مردہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوتا)۔ گور: قبر۔ مردہ جانہا: مردہ جانیں، مردہ روحیں۔ چون صنوبر: صنوبر کی مانند (صنوبر = ایک مشہور درخت) توجیہ ذات عالم: کائنات کے وجود کی دلیل (یہاں مراد دلیل، ذات = وجود، شخصیت) جلال: غیظ، غضب، رعب و دبدبہ)۔

ترجمہ وتشریح...... : وہ علم الاسماء کا مقصود و مدعا ہوتا ہے وہ (نائب خدا) ''سبحان الذی سرا'' کا بھید (راز) ہوتا ہے۔

☆......عصا سے اس کا سفید ہاتھ (ید بیضا، روشن ہاتھ) مضبوط ہے، اس کا مکمل اختیار و قدرت اس کے علم کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ (اس کا علم اور قدرت کامل دونوں جڑواں ہوتے ہیں)۔

☆......جب وہ شہسوار اپنے ہاتھوں میں زمانے کے گھوڑے کی باگ تھام لیتا ہے تو اس (گھوڑے) کی رفتار اور بھی تیز ہو جاتی ہے۔

☆......اس کا رعب و دبدبہ دریائے نیل کو خشک کر دیتا ہے، وہ اسرائیل کو لے کر مصر سے باہر نکل جاتا ہے۔ (تا کہ فرعون کی غلامی سے نجات پائیں)۔

☆......اس کے ''قم'' (اٹھ، اللہ کے حکم سے) کہنے سے مری ہوئی جانیں بدن کی قبر میں یوں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں جس طرح صنوبر کا درخت باغ میں اُگتا ہے۔

☆......اس کی شخصیت (اس کا وجود) کائنات کے وجود کی دلیل یا تفسیر ہے، اس کے جلال و عظمت پر دنیا کی نجات موقوف ہے۔

ذرہ خورشید آشنا از سایہ اش | قیمت ہستی گراں از مایہ اش
زندگی بخشد ز اعجاز عمل | می کند تجدید انداز عمل
جلوہ ہا خیزد ز نقش پائے او | صد کلیم آوارہ سینائے او
زندگی رامی کند تفسیر نو | میدہد ایں خواب را تعبیر نو
ہستی مکنون او راز حیات | نغمہ نشیدہ ساز حیات

معانی......: ذرہ: مادے کا چھوٹا ٹکڑا۔ خورشید آشنا: ایسا شخص جو سورج سے واقف اور آگاہ ہو۔ قیمت ہستی گراں: کائنات، وجود یا شخصیت کی قدر و قیمت مہنگی ہو جاتی ہے۔ از مایہ اش: اس کے سرمائے یعنی علوم اور روحانیت سے (اعجاز = معجزہ، کرامت ایسی بات یا کام جو عام طاقت سے بڑھ کر ہو، عمل = جدوجہد)۔ می کند تجدید: وہ نئے سر سے زندہ کرتا ہے۔ جلوہ ہا خیزد: جلوے پھوٹتے ہیں/ اٹھتے ہیں۔ ز نقش پائے او: اس کے پاؤں کے نقش سے۔ صد کلیم: سینکڑوں کلیم، بہت سے کلیم (کلیم = کلام کرنے والا، مراد حضرت موسیٰ جن کو کوہ طور پر اللہ سے ہم کلام ہونے کی بنا پر کلیم اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے)۔ آوارہ = بے مقصد گھومنے والا۔ سینا = اس پہاڑ کا نام جس پر حضرت موسیٰ کو تجلی ایزدی دکھائی دی تھی اور وہ اللہ سے ہم کلام بھی ہوئے تھے اسے کوہ طور بھی کہا جاتا ہے۔ تفسیر نو: نئی تشریح۔ تعبیر نو: نئی تعبیر۔ ہستی مکنون او: اس کی چھپی ہوئی شخصیت۔ نغمہ نشیدہ: وہ نغمہ جو سنا نہ گیا ہو۔

ترجمہ وتشریح......: اس کے سائے کی حفاظت سے ذرہ بھی خورشید آشنا (سورج سے شناسائی کرنے والا) بن جاتا ہے، اس کے سرمایہ زندگی (علوم و روحانیت) سے کائنات کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔

☆......وہ اپنے زورِ عمل کے اعجاز سے ہر شے کو زندگی عطا کرتا ہے وہ عمل کے انداز کو نئے سرے سے زندہ کر دیتا ہے۔ (عمل کے طور طریقے سراسر نئے ہو جاتے ہیں)۔

☆......اس کے پاؤں کے نقش سے کئی جلوے پھوٹتے ہیں، سینکڑوں کلیم اس کے سینا ملک پہنچنے کے لئے آوارہ پھرتے ہیں (بیتاب نظر آتے ہیں)۔

☆......وہ زندگی کی نئی تفسیر کرتا ہے وہ اس خواب کو نئی تعبیر دیتا ہے۔

☆......اس کی پوشیدہ شخصیت، زندگی کا راز ہوتی ہے، وہ زندگی کے ساز کا ایسا نغمہ ہے جو پہلے کبھی سنا نہ گیا ہو۔

طبع مضموں بند فطرت خوں شود | تا دو بیت ذات او موزوں شود
مشت خاک ما سر گردوں رسید | زیں غبار آں شہسوار آید پدید
خفتہ در خاکسترا مرو زما | شعلہ فرد اے عالم سوز ما
غنچہ ما گلستاں در دامن است | چشم ما از صبح فردا روشن است
اے سوار اشہب دوراں بیا | اے فروغ دیدہ امکاں بیا

رونق ہنگامہ ایجاد شو　در سواد دیدہ ہا آباد شو
شورش اقوام را خاموش کن　نغمہ خود را بہشت گوش کن

معانی...... : طبع مضمون بندفطرت: کائنات کی فطرت کے مطابق مضمون باندھنے والی طبیعت، ہرلحہ مضمون باندھنے والی فطرت۔ خون شود: خون ہوجاتی ہے۔تا: تب، کہیں۔دو بیت ذات او: اس کی شخصیت یا وجود کے دوشعر (بیت = شعر، گھر)۔سر گردوں رسید: آسمان پر پہنچی۔زیں غبار: اس غبار سے گرد سے۔آں شہسوار آید پدید: وہ شہسوار ظاہر ہوگا وہ شہسوار آئے گا (آید پدید: ظاہر ہو، آئے، خفتہ: سویا ہوا ہے)۔درخکستر امروز ما: ہماری آج کی راکھ میں۔شعلہ فردائے عالم سوز ما: ہمارا دنیا کو جلا دینے والا کل کا شعلہ۔غنچہ ما: ہماری کلی، مراد ہماری ملت۔گلستان در دامن است: دامن میں گلستان سمیٹے ہوئے ہے۔چشم ما: ہماری آنکھ۔از صبح فردا: مستقبل کی صبح سے (فردا= آنے والا کل، مستقبل) اشہب دوراں: زمانے کا گھوڑا۔بیا: آ۔فروغ دیدہ امکاں: امکان کی آنکھوں کی روشنی۔رونق ہنگامہ ایجاد شو: ہنگامہ ایجاد یعنی موجودات عالم کی رونق بن/ہو جا۔سواد دیدہ ہا: آنکھوں کی سیاہی، آنکھوں کی پتلی ہوا/ہو جا،رہ۔شورش اقوام: قوموں کی شورش، قوموں کا فتنہ و فساد، قوموں کا ہنگامہ۔خاموش کن: خاموش کر یعنی مٹا دے۔بہشت گوش کن: سماعت کے لئے بہشت کی سی کیفیت پیدا کر دے۔

ترجمہ وتشریح...... : نئے نئے خیالات ومضامین باندھنے والی فطرت کی طبیعت خون ہوجاتی ہے کاوش کرتے کرتے گھل گھل کر لہو بن جاتی ہے، تب کہیں اس کی ذات کے متعلق دوشعر موزوں ہوتے ہیں۔(نائب کا پیدا ہونا آسان نہیں) حالی نے کیا خوب کہا ہے:

خشک سیروں تن شاعر میں لہو ہوتا ہے
تب نظر آتی ہے اک مصرع تر کی صورت

☆......ہماری خاک کی مٹھی آسمان پر جا پہنچی (اب) اس غبار سے وہ شہسوار (خدا کا خلیفہ) ظاہر ہوگا۔

☆......کائنات کو جلا دینے والا ہمارے آنے والے کل کا شعلہ ہمارے ''آج'' کی راکھ میں سویا پڑا ہے۔(جو کل چمکے گا تو دنیا کے لئے روشنی پہنچائے گا)۔

☆......ہمارا غنچہ اپنے دامن میں گلستاں سمیٹے ہوئے ہے۔ہماری آنکھ آنے والی صبح کے نور سے روشن ہے۔

☆......اے زمانے کے گھوڑے پر سوار، آجا، اے امکان (اس کائنات) کی آنکھوں کا نور ہے، روشنی ہے، آجا (نمودار ہوجا)۔

☆......تو ہنگامہ ایجاد (موجودات عالم) میں رونق پیدا کر دے، آنکھوں کی پتلیوں میں آباد ہو جا۔

☆......دنیا کی قوموں نے جو ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اسے ختم (خاموش) کر دے، اپنے نغمے کو (انسانوں) کی سماعت کے لئے بہشت کی سی تازگی والا بنا دے۔

خیز و قانون اخوت سازدہ　جام صہبائے محبت بازدہ
بازد عالم بیار ایام صلح　جنگجویاں رابدہ پیغام صلح
نوع انساں مزرع و تو حاصلی　کاروان زندگی را منزلی
ریخت از جور خزاں برگ شجر　چوں بہاراں بر ریاض ماگزر
سجدہ ہائے طفلک و برناو پیر　از جبین شرمسار ما بگیر
از وجود تو سرا فرازیم ما　پس بہ سوز ایں جہاں سوزیم ما

معانی...... : خیز: اٹھ، خاستن مصدر بمعنی اٹھنا۔ قانونِ اخوت: بھائی چارے کا قانون۔ سازدہ: تیار کر۔ جامِ صہبائے محبت: محبت کی شراب کا جام۔ بازدہ: پھر دے۔ بیار ایامِ صلح: صلح کے دن لا۔ جنگجویاں را: جنگ کرنے والوں کو۔ بدہ: دے۔ مزرع: کھیت، زرع یا زراعت کی جگہ، کھیتی باڑی۔ تو حاصلی: تو حاصل ہے۔ کاروانِ زندگی را: زندگی کے قافلے کا۔ منزلی: تو منزل ہے، تو پڑاؤ ہے۔ ریخت: گر گیا، گر گئے۔ از جورِ خزاں: خزاں کے ستم سے۔ برگِ شجر: درخت کا پتا، مراد درخت کے پتے۔ چوں بہاراں: بہار کی مانند۔ ریاض: باغ۔ طفلک: طفل کا اسمِ تصغیر، بچہ۔ برنا و پیر: جوان اور بوڑھا۔ جبینِ شرمسارِ ما: ہماری ندامت کی حامل پیشانی۔ سرافرازیم ما: ہم سربلند ہیں۔ بہ سوزِ ایں جہاں: اس دنیا کے سوز/تپش سے۔ سازیم ما: یعنی ہم نباہ کریں/کرتے ہیں۔

ترجمہ وتشریح...... : اٹھ اور بھائی چارے کا ساز چھیڑ۔ محبت کی شراب کا جام پھر سے دے۔ (تقسیم کردے)۔

☆...... ایک مرتبہ پھر دنیا میں صلح اور امن کا دور لے آ، جنگ وفساد پر آمادہ لوگوں کو صلح کا پیغام دے۔

☆...... بنی نوعِ انسان کھیت ہے اور تو اس کا حاصل ہے، تو زندگی کے قافلے کی منزلِ مقصود ہے۔

☆...... درخت کے پتے، خزاں کے ستم سے، جھڑ گئے ہیں، تو پھر موسمِ بہار کی صورت بن کر ہمارے باغ میں سے گزر۔

☆...... تو ہماری ندامت سے، شرمسار پیشانیوں سے (ہمارے) بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کے سجدے لے۔ (نذرِ عقیدت پیش کرنے کے لئے بے قرار ہیں تو وہ قبول کر)۔

☆...... تیرے وجود سے ہمیں سربلندی میسر ہے، سو اس دنیا کے سوز سے ہم نباہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ (ہم اس انتظار میں ہیں کہ تو نمودار ہو۔ آج ہم دنیا میں گھرے ہوئے ہیں)۔